توکل سے میٹھے پھل حاصل ہوتے ہیں

(فرمودہ ۴- دسمبر ۱۹۲۱ء بعد نماز عصر) [1]

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :

انسان کے اندر ایک خواہش پائی جاتی ہے (اور یہ خواہش دوسری مخلوق میں بھی ہے) کہ وہ اپنے وجود کو دنیا میں قائم رکھنا چاہتا ہے انسان، حیوانات، نباتات، ان میں کوئی بھی مخلوق ایسی نہیں جو اپنے وجود کو قائم نہ رکھنا چاہتی ہو- انسانی دماغ نے جو ترقی کی ہے اس کے باعث اگر اس کو علیحدہ بھی کر دیں تو دوسری مخلوق میں یہ بات پائی جاتی ہے- حیوانات کو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک زمانہ بچپن کا گزارنے کے بعد ان میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچہ ہو- نباتات میں بھی یہ خواہش ہوتی ہے وہ بھی اپنی نسل کو بڑھانا چاہتے ہیں- نباتات کے عالم جانتے ہیں کہ وہ ان طریقوں سے لپٹتے ہیں جن سے ان کی نسل بڑھتی ہے چونکہ جمادات کے متعلق پوری تحقیقات نہیں ہوئیں اس لئے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا مگر اس حقیقت کے انکار کی کوئی وجہ نہیں کہ وہ بھی اپنے آپ کو بڑھانا چاہتے ہیں-

پس نباتات میں یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی نسل چلائیں اور حیوانات میں اس سے زیادہ اس کا ظہور ہوتا ہے- کیونکہ ان میں قوت فعلی نباتات سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ خواہش انسان میں یہاں تک ترقی کرتی ہے کہ بعض لوگ دوسرے کا بچہ چرا لیتے ہیں اور بعض لے پالک بنا کر اپنی اس خواہش کو پورا کرتے ہیں- جانوروں میں چوری کرکے خواہش پوری کرنے کی خواہش نہیں مگر ایسا دیکھا جاتا ہے کہ بعض جانور اپنا بچہ نہ ہونے کی صورت میں دوسرے جانور کے بچہ کو پیار

کرتے ہیں۔

یہ خواہش بتاتی ہے کہ انسان اور نباتات اور حیوانات کی ترقی کا مدار یہی خواہش ہے اور یہ خواہش خدا نے سب مخلوق میں ودیعت کی ہے اور یہ اہم طبعی باتوں میں سے ہے کیونکہ جتنی کوئی خواہش عام ہوتی ہے اتنی ہی وہ اہم ہوتی ہے۔ اس خواہش کا تعلق انسان اور حیوان سے ہی نہیں نباتات سے بھی ہے اور جمادات کے متعلق ہمیں معلوم نہیں۔

پس باوجود اس کے کہ یہ خواہش طبعی ہے اور اس قدر عام ہے اس کے پورا کرنے کا انسان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ سینکڑوں مالدار ہوتے ہیں وہ بے شمار روپیہ علاج پر صرف کرتے ہیں مگر ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی۔ اور بعض ایسے ہیں کہ کروڑوں روپیہ دے دیں کہ ان کی خواہش پوری ہو مگر نہیں ہوتی۔ امریکہ کے ایک شخص کا اکلوتا بیٹا مرض سل میں مرگیا۔ اس نے ڈھائی کروڑ روپیہ وقف کیا کہ مرض سل کا علاج نکالا جائے۔ دیکھو اس شخص کو بیٹے کے مرنے کا اتنا صدمہ تھا کہ اس نے اس کے لئے ڈھائی کروڑ روپیہ دوسروں کو اسی صدمہ سے بچانے کے لئے صرف کیا۔ اگر اس شخص کو یقین ہوتا کہ ڈھائی کروڑ یا اس سے زیادہ صرف کرنے پر اس کو اولاد حاصل ہوجائے گی تو وہ خرچ کرتا۔ مگر دیکھو یورپ و امریکہ کے موجد باوجود اپنی علمی ترقیوں کے اس شخص کو اولاد دینے کے ناقابل تھے۔

اس خواہش سے اُتر کر ایک اور خواہش حیوانوں میں تو معلوم نہیں انسانوں میں ہوتی ہے کہ نرینہ اولاد پیدا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ خواہش انسانوں میں ہی ہونی چاہئے کیونکہ انسان مدنی الطبع ہے اس خواہش کے پورا کرنے کے لئے بھی لوگ بڑے بڑے جتن کرتے ہیں۔ تعویذ، ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں اور اس طرح ہزاروں روپیہ خرچ کرتے ہیں اور اس کے متعلق قدیم زمانہ سے کتابیں لکھی جارہی ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں کوک شاستر وغیرہ جن میں بعض تو گندی کتابیں ہیں اور بعض اصل اسی موضوع پر ہیں کہ لڑکا لڑکی کس طرح پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کتبؔ کو ایک حد تک مذہب میں داخل کیا گیا ہے۔ لیکن اس بات پر آج تک اقتدار حاصل نہیں ہوا۔ یہ سب قیاسی باتیں ہیں اور قیاسی باتیں قابل اعتماد نہیں ہوتیں۔ اولاد حسب منشاء پیدا کرنا تو بڑی بات ہے جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو اس وقت تک صحیح طور پر شناخت نہیں کیا جاسکتا ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی۔

غرض یہ انسانی خواہش ہے کہ یہ پوری ہو۔ اس کے پورا کرنے کی طرف بشرطیکہ حکمت اور

منشاء الٰہی اس کے مخالف نہ ہو ان آیات میں سے ایک میں جو میں نے پڑھی ہیں توجہ دلائی گئی ہے فرمایا۔ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔ ؎۲

تم شادی کرتے ہو اس لئے کہ تمہارا نام قائم رہے تمہارے بچہ پیدا ہو اور اس سے تمہاری نسل چلے مگر تم میں سے کسی کو بھی یہ اختیار نہیں کہ اپنی خواہش میں کامیاب ہو اور پھر یہ خواہش ہوتی ہے کہ نرینہ اولاد ہو اس میں بھی تمہیں کامیاب ہونے کا اختیار نہیں لیکن تمہارے سامنے ایک جگہ ایک اور سرکار ہے جس کے اختیار میں ان خواہشوں کا پورا کرنا ہے۔ وہ کون ہے۔ رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وہ تمہارا رب ہے جس نے تم کو پیدا کیا تم اس کی طرف دیکھو کہ اس نے ایک انسان سے کس قدر اس کی نسل کو چلایا ہے۔ اس کی اولاد ایک دو نہیں ۲۵ ہزار میل کی دنیا کو اس ایک شخص کی اولاد سے بھر دیا۔ اس کی نسل کی یہاں تک ترقی ہوئی کہ جس سے اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ہم کھائیں گے کیا۔ پس یہ اولاد کی خواہش طبعی خواہش ہے مگر انسان اس میں کامیاب ہونے کا کوئی رستہ نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ اس خدا کا تقویٰ اختیار کرے جس نے اکیلے آدم سے اس قدر نسل کو بڑھایا اور پھیلایا کیونکہ تم تجربہ کر چکے ہو کہ اس خدا میں یہ قوت ہے کہ وہ جس کی نسل کو بڑھانا چاہے بڑھا سکتا ہے۔ اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو کوئی دنیاوی سامان ایسا نہیں جس سے یہ خواہش پوری ہو۔

اسی کے ساتھ دوسری خواہش ہوتی ہے جو اولاد کے پیدا ہونے کے بعد ہوتی ہے کہ جو اولاد ہو نیک اور متقی ہو۔ دین کی دشمن اور ماں باپ کی ذلت اور رسوائی اور مصیبت کا موجب نہ ہو کیونکہ اگر بیٹا دین کا دشمن ہو اتب خرابی ہے۔ اگر چور، ڈاکو، قاتل یا کسی اور شرارت میں مبتلاء ہوا جب پولیس اس کو پکڑے گی تو ماں باپ کا نام بھی ساتھ بدنام ہو گا اس لئے فرمایا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ تم جو تعلق پیدا کرنے لگے ہو اور اس کا جو نتیجہ ہو گا وہ اولاد ہو گی اگر وہ خراب ہوا تو تمہارا بڑھاپا خراب کرے گا اور خود خراب ہو گا۔ اس لئے فرمایا کہ جب تم تقویٰ اختیار کرو گے تو تقویٰ اللہ سے تقویٰ اللہ ہی پیدا ہو گا کیونکہ مشہور ہے۔ ے

گندم از گندم بروید جو ز جو

تو یہ گر ہیں جو اولاد اور پھر ٹھیک اولاد پیدا کرنے کے اللہ تعالیٰ نے بنائے ہیں۔

اس کی ایک ہی مثال نہیں اور بھی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک شخص کی اولاد کو بے شمار بڑھایا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم کو ہی دیکھو ان کے متعلق فرمایا کہ تجھے اس قدر اولاد دوں گا جو کہ آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار ہوگی۔ اب دیکھ لو دنیا میں ابراہیم کی نسل مختلف ملکوں میں مختلف قوموں میں کس قدر پھیلی ہوئی ہے۔ اسی طرح سادات کو دیکھئے جو آنحضرت ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کی اولاد ہیں کون سا ملک ہے جہاں سادات نہیں۔ پھر ایک آدھ شخص نہیں بڑی بڑی آبادیاں سادات کی ہیں جس سے بعض لوگ خیال کیا کرتے ہیں کہ بہت سے مصنوعی سید بن گئے۔ حالانکہ یہاں بھی یہی بات ہے کہ خدا نے اس نسل کو بڑھانا تھا اور بڑھایا۔ بہت سے لوگ ہوتے ہیں جو بڑے مضبوط ہوتے ہیں مگر ان کی کوئی نسل نہیں ہوتی مگر خدا جن کے متعلق چاہتا ہے وہ پھیل جاتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ سادات کے ایک سارے خاندان کو سکھوں نے مروا ڈالا۔ جس سے محض ایک عورت جو مالدار تھی بچی۔ اس نے ارادہ کیا کہ خدا چاہے تو اس سے یہ خاندان دوبارہ چلے۔ اس نے پتہ لگانا شروع کیا کہ اس کے خاندان کی نسل کا کوئی مرد ہو۔ آخر پتہ لگا کہ ہندوستان میں اس نسل کا ایک شخص ہے جو بالکل اپاہج ہے اس کے ہاتھ پیر تک ضائع شدہ ہیں۔ وہ عورت وہاں گئی اس سے نکاح کیا۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے تھے کہ اب اس نسل سے ایک بڑا خاندان موجود ہے تو دیکھو خدا نے اس کے لئے کیا سامان کیا۔ ایک اپاہج شخص سے شادی کرنے کے لئے خود ایک عورت اور مالدار عورت گئی۔ خدا نے اس خاندان کو رکھنا تھا اس لئے یہ تعلق ہوا اور ان کی یہ خواہش پوری ہوئی۔

پس جو شخص اس تعلق میں توکل کرے گا اور خدا کے فضل پر امید رکھے گا اس کو پھل ملیں گے جو میٹھے بھی ہوں گے۔

(الفضل ۶۔ فروری ۱۹۲۲ء صفحہ ۷،۸)

۱؎ فریقین کا تعین نہیں ہو سکا۔
۲؎ النساء : ۲